معز امجد

بو والی سبزیاں کھا کر مجالس میں آنے سے متعلق ایک رخصت

قالٰ مغیرة بن شعبة رضی اللّٰه عنه: أکلت ثوما فأتیت مصلی النبی صلی اللّٰه علیه و سلم وقد سبقت برکعة فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی اللّٰه علیه و سلم ریح الثوم. فلما قضی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم صلاته قال: من أکل من هذه الشجرة فلا یقربنا حتی یذهب ریحها. فلما قضیت الصلاة جئت إلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم فقلت یا رسول اللّٰه واللّٰه لتعطینی یدک. قال: فأدخلت یده فی کم قمیصی إلی صدری فإذا أنا معصوب الصدر. قال: إن لک عذرا.

''مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں لہسن کھانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ پر اس وقت پہنچا جب ایک رکعت گزر چکی تھی۔ جونہی میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو محسوس کر لی۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو فرمایا: جو یہ سبزی کھائے، اسے چاہیے کہ اس کی بو ختم ہونے تک ہمارے قریب نہ آئے۔ اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: اے اللہ کے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رسول، خدا کے لیے آپ اپنا ہاتھ مجھے دیجیے (تاکہ میں آپ کو لہسن کھانے کی وجہ بتا سکوں)۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنی قمیض کے نیچے سینے کی طرف داخل کیا تو میرا سینہ بندھا ہوا تھا۔ (یہ محسوس کرتے ہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تمھارے پاس (لہسن کھا کر مسجد میں آنے کا) عذر ہے[۱]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنا سینہ اور پیٹ بھوک کی شدت کو برداشت کرنے کے لیے باندھ رکھا تھا اور یہ صورت حال محسوس کرتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لہسن کھا کر مسجد میں آنے کا عذر قبول کر لیا۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ ابوداؤد کی روایت، رقم ۳۸۲۶ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۰۱، ۱۸۲۳۰۔ بیہقی، رقم ۴۸۴۰۔ ابن حبان، رقم ۲۰۹۵۔ ابن خزیمہ، رقم ۱۶۷۲۔ ابن ابی شیبہ، رقم ۸۶۵۶، ۲۴۴۸۶۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'اکلت ثوما' (میں نے کچھ لہسن کھایا) کے بجائے 'اکلت الثوم علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم' (میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لہسن کھایا) کے الفاظ روایت ہوے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۳۰ میں 'وقد سبقت برکعة' (ایک رکعت گزر چکی تھی) کے بجائے 'قد سبقنی برکعة' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت مجھ سے آگے تھے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جبکہ ابن حبان، رقم ۲۰۹۵ میں 'فوجدته قد سبقنی برکعة' (میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ آپ ایک رکعت مجھ سے آگے تھے) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'فلما دخلت المسجد' (جب میں مسجد میں داخل ہوا) کی جگہ 'فدخلت معهم فی الصلاة' (چنانچہ میں ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا) کے الفاظ روایت ہوے ہیں۔

احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۳۰ میں 'فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی اللّٰه علیه و سلم ریح الثوم'

(جب میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو محسوس کی) کے بجائے 'فلما صلی قمت أقضی فوجد ریح الثوم' (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے اور میں اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو آپ نے لہسن کی بو محسوس کی) کا مضمون نقل ہوا ہے۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۳۰ میں 'من أكل من هذه الشجرة' (جو اس درخت میں سے کھائے) کے بجائے 'من أكل هذه البقلة' (جو یہ پودا کھائے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جبکہ بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'من أكل من هذه الشجرة الخبيثة' (جو اس مکروہ درخت میں سے کھائے) کے الفاظ اور ابن حبان، رقم ۲۰۹۵ میں 'من أكل من هذه البقلة' (جو اس پودے میں سے کھائے) کے الفاظ نقل ہوے ہیں۔

احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۳۰ میں 'فلا يقربنا' (تو اسے ہمارے قریب نہیں آنا چاہیے) کے بجائے 'فلا يقربن مسجدنا' (اسے ہماری مسجد کے قریب نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جبکہ بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'فلا يقربن مصلانا' (تو اسے ہماری نماز کی جگہ کے قریب نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

ابوداؤد، رقم ۳۸۲۶ میں 'ريحها' (اس کی بو) کے بجائے 'ريحه' (اس کی بو) بھی روایت ہوا ہے۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'فلما قضيت الصلاة' (تو جب میں نے اپنی نماز پڑھ لی) کے بجائے 'فأتممت صلاتي فسلمت' (تو میں نے اپنی نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر دیا) کے الفاظ نقل ہوے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'واللّٰه لتعطيني يدك' (خدا کے لیے آپ مجھے اپنا ہاتھ دیجیے) کے بجائے 'أقسمت عليك لما أعطيتني يدك' (میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا ہاتھ دیجیے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۲۰۹۵ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مکالمہ یوں نقل ہوا ہے 'يا رسول الله إن لي عذرا. فناولني يدك فناولني فوجدته والله سهلا فأدخلتها في كمي إلى صدري' (اے اللہ کے رسول، بے شک میرے پاس ایسا کرنے کی وجہ ہے۔ آپ اپنا ہاتھ مجھے دیجیے تاکہ میں آپ کو یہ وجہ دکھا سکوں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ مجھے دیا، خدا کی قسم وہ انتہائی نرم تھا، اور میں نے اسے اپنی قمیض میں اپنے سینے کی طرف داخل کیا)۔

احمد بن حنبل، رقم ۱۸۲۳۰ میں 'فإذا أنا معصوب الصدر' (تو میرا سینہ بندھا ہوا تھا) کے بجائے 'فوجده معصوبا' (تو آپ نے اسے بندھا ہوا پایا) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۴۰ میں 'إن لك عذرا' (بے شک تمھارے پاس ایسا کرنے کی وجہ ہے) کے بجائے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

’أری لك عذرا‘ (میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے پاس اس کا جواز ہے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

تخریج: محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ و ترتیب: اظہار احمد

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org